

کیا ماں کے قدموں تلخے

جنت ہے؟

غَاذِي عَزَّيْر

اپنے مسلم معاشرہ میں یہ بات عام طور پر کہی اور سنی جاتی ہے کہ :
"جنت ماں کے قدموں کے پیچھے ہے۔"

بعض علماء واعظین اور خطباء بھی "الْجَنَّةُ تَحْتِ أَمِّ الْأُمَّهَاتِ" (جنت ماؤں کے قدموں کے پیچھے ہے) کا تذکرہ اپنی تصانیف اور پر نصائح وعظ و تلقائیر میں بلا تکلف کرتے نظر آتے ہیں گویا یہ امر ثابت ہو حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ یہ مروج و مشہور الفاظ کسی جید اور قابل اعتماد اسناد کے ساتھ مرفوعاً ثابت ہی نہیں ہیں۔ اس موضوع کی جتنی روایات ذخیرہ احادیث میں موجود ہیں، شارحین حدیث نے ان کا یکساں معنی و مطلب متعین کیا ہے اور ان روایات کا متحدین کے نزدیک کیا مقام و مرتبہ ہے۔ یہ واضح کرنے کیلئے یہ مختصر مضمون ہدیہ ناظرین ہے۔

زیر مطالعہ حدیث کا ایک مرفوع طریق اس طرح بیان کیا جاتا ہے:

حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ
بْنِ عَطَاءٍ شَنَا أَبُو الْمَلِيحِ شَنَا مَيْمُونُ بْنُ عَبْدِ عَسَّابِ بْنِ عَمْرِو
السَّيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کی تخریج ابن عدی نے کی ہے۔ علامہ شیخ محمد ناصر الدین الألبانی حفظہ اللہ
فرماتے ہیں کہ ابن عدی کے علاوہ عقیلی نے بھی الضعفاء میں بطریق موسیٰ بن محمد بن عطاء بن

لع الكامل فی الضعفاء لابن عدی، ج ۱، ص ۳۲۵، طبع دار الفکر بیروت۔

کیا مال کے قدموں تلے جنت ہے؟

ابوالمعلج ثنا سیمون عن ابن عباس مرفوعاً روایت کی ہے۔ نیز عقیلیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ حدیث منکر ہے۔ لیکن تلاش بیار کے باوجود کتاب الضعفاء البکیر للحافظ ابی جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد العقیلی المکی کی ہر چہ چار مجلہات میں یہ حدیث کہیں نہ مل سکی۔ غالباً علامہ موصوف کو اس سلسلہ میں سہو ہوا ہے۔ واللہ اعلم۔ البتہ حافظ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی (م ۴۸۰ھ) نے "میزان الاعتدال فی نقد الرجال" میں موسیٰ بن محمد بن عطاء کے ترجمہ میں اس حدیث کو بطور نمونہ نقل فرمایا ہے۔

علامہ بدیع الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الزکشی (م ۹۴۴ھ) نے "الملائی المنشورہ فی الاحادیث المشہورۃ المعروفہ بالتذکرۃ فی الاحادیث المشہورۃ" میں حافظ شمس الدین ابوالنخیر محمد بن عبد الرحمن السنخوی (م ۹۰۲ھ) نے "مقاصد الحسنہ فی بیان کثیر من الاحادیث المشہورۃ علی اللسان" میں اور علامہ اسماعیل بن محمد العجبونی الجراحی (م ۱۱۶۲ھ) نے "کشف الخفاء و مزیل الالباس عما اشہر من الاحادیث علی السنۃ النس" میں حضرت ابن عباسؓ کے اس طریق کا تذکرہ کیا ہے اور ساتھ ہی اس کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔ علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث موضوع ہے۔

اگر مذکورہ بالا طریق کو فن رجال اور جرح و تعدیل کی کسوٹی پر پرکھا جائے، تو اس میں ایک آدمی موسیٰ بن محمد بن عطاء الدمیاطی المتقدسی البلقادی الواعظ اتہائی مجروح نظر آئے گا جس کے متعلق علامہ عقیلیؒ فرماتے ہیں:

"تقات کی جانب منسوب کر کے موضوعات میں بو اٹھیل بیان کرتا ہے۔"

ابن عدیؒ فرماتے ہیں:

"سارق الحدیث تھا۔"

محمد بن جہان بن احمد ابی تمام التیمی البستی (م ۲۵۴ھ) فرماتے ہیں:

کے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والروضۃ للالبانی ج ۲، ص ۵۹ طبع المكتب الاسلامی دمشق ۱۳۹۹ھ کے میزان الاعتدال للذہبی ج ۴، ص ۲۲۰ طبع دار المعرفہ بیروت کے القالی المنشورہ للزکشی ص ۱۹۳ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۶ھ کے مقاصد الحسنہ سنخوی ص ۱۶۷ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۷۹ھ کے کشف الخفاء للجبلی ج ۱، ص ۴۱ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۹۸۵ھ کے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والروضۃ للالبانی ج ۲، ص ۵۹۔

”ثقات پر احادیث گھڑا کرتا تھا اور اثبات کی جانب منسوب کر کے ایسی روایات بیان کیا کرتا تھا جن کی کوئی اصل نہ ہوتی تھی۔ اس سے کسی حدیث کی روایت کرنا اور اس کی کوئی حدیث لکھنا جائز نہیں ہے۔“
ابن ابی حاتمؒ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں:

”وہ کذاب دھوٹا تھا اور باطل لاتھا۔ موسیٰ بن سہل الرطبیؒ کہتے ہیں کہ میں اس پر کو اہی دیتا ہوں کہ وہ جھوٹا تھا اور ابو زرؒ بھی اس کو جھوٹا بتاتے ہیں۔“
علامہ حافظ نور الدین علی بن ابی بکر البیہقیؒ (م ۸۰۷ھ) کا قول ہے کہ ”متروک

ہے۔“ علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں:

”ابو زرؒ اور ابو حاتمؒ نے اس کی تکذیب کی ہے۔“

حافظ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب الغنائی (م ۳۰۳ھ) کا قول ہے کہ ”ثقة نہیں ہے۔ ام دارقطنیؒ وغیرہ نے اسے ”متروک“ بتایا ہے۔ علامہ برہان الدین طبریؒ (م ۴۸۱ھ) نے بھی امام ذہبیؒ، ابن حبانؒ اور ابن عدیؒ کی آراء کو ہی پیش کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ علامہ شیخ محمد ناصر الدین الألبانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

”یہ وہ شخص ہے جس کی تکذیب پر ائمہ کے کلمات کا اتفاق ہے اور اسی باعث امام ذہبیؒ نے اس کو ”تفہار“ میں سے شمار کیا ہے۔“

علامہ ذہبیؒ نے میزان الاعتدال میں اس کی تین احادیث بطور نمونہ نقل کی ہیں جن میں سے ہر ایک پر کذب، دوسری پر باطل اور تیسری پر موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے۔ موسیٰ بن محمد بن عطاء کے تفصیلی ترجمہ کے لئے کتاب ”الضعفارة والمتروکون“ لہذا دارقطنیؒ، الضعفارة البیہقیؒ، المجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ، کتاب مجروحین من المحدثین والضعفارة والمتروکین لابن حبانؒ، الکامل فی الضعفارة لابن عدیؒ، میزان الاعتدال فی نقد الرجال للذہبیؒ، لسان المیزان لابن حجر عسقلانیؒ، مجموع فی الضعفارة والمتروکین للسیوران، کشف الخبیثات حسن رمی بوضع الحدیث للعلیمیؒ، مجمع الزوائد وفتح القوائد للبیہقیؒ، فہارس مجمع الزوائد للذہبیؒ، تنزیہ الشریعة المرفوعة عن الاخبار التلیعة الموضوعہ لابن عراق الکافیؒ اور سلسلۃ الاحادیث الضعیفة والموضوعة للابانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔

۵۲۵ھ لہذا دارقطنی ترجمہ ۵۲۵ھ، الضعفارة البیہقی ص ۴، ص ۱۷۴ طبع دارالکتب (باقی حاشیہ صفحہ ۹ پر)

زیر مطالعہ حدیث کا ایک دوسرا مرفوع طریق اس طرح وارد ہوا ہے:

عن منصور بن المهاجر البرزوری عن ابی النضر الأبار عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم " اسے تخریج البکر الشافعی نے "الرباعیات" میں، ابوالشیخ نے "الغوائد" اور اپنی "تاریخ" میں، ثعلب نے اپنی "تفسیر" میں، قضائی نے "مسند الصحاب" میں خطیب نے اپنی "جامع" میں، علامہ مناوی نے "فیض القدر" میں، جلال الدین سیوطی نے "المجامع الصغیر" میں اور دولابی وغیرہ نے کی ہے، لیکن یہ طریق بھی منکر ہے۔

علامہ زکشی، علامہ شبلی اور علامہ سخاوی رحمہم اللہ بیان کرتے ہیں:

"ابو الفضل ابن طاہر الحافظ" کا قول ہے کہ اس روایت میں منصور اور ابو النضر غیر معروف آدمی موجود ہیں اور یہ حدیث منکر ہے۔

علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ:

"اس میں منصور اور ابو النضر غیر معروف آدمی موجود ہیں۔"

علامہ محمد درویش سحت البیرونی فرماتے ہیں:

"اس میں مجہول آدمی موجود ہیں، پس یہ منکر ہے۔"

(یقیناً حاشیہ گزشتہ صفحہ سے) العلیۃ بیروت ۲، ۱۹۸۰ء، المروج والانتدیل لابن ابی حاتم ج ۴، ص ۱۶۱، طبع حیدرآباد دکن ۱۳۷۱ھ

کتاب جرحین لابن حبان ج ۲، ص ۲۴۲، طبع دارابازکتہ المکتبۃ - الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج ۶، ص ۲۳۴، ۲۳۴، ۲۳۴

میزان الاعتدال للذہبی ج ۲، ص ۲۱۹ - لسان المیران لابن حجر ج ۶، ص ۱۴، طبع حیدرآباد دکن ۱۳۲۹ھ، المروج فی الضعفاء

والنزہۃ لابن عدی ج ۶، ص ۲۴۷، طبع دارالقلم بیروت ۱۹۸۵ء - کشف الخیث العلیی ص ۴۳۵، طبع احیاء التراث الاسلامی لبنان ۱۹۸۴ء

مجموع الزوائد للہیثمی ج ۱۰، ص ۱۰۸، طبع دارالکتب العربی بیروت ۱۹۸۲ء، جہاں سے بحج الزوائد للزغلول ج ۳، ص ۴۰، طبع دار

العلیۃ بیروت ۱۹۸۴ء - تحزیر الشریع لابن عراق ج ۱۵، ص ۱۱۲، طبع دارالکتب العلیۃ بیروت ۱۹۸۱ء - سلسلۃ الاعادیث الضعیفہ والموضوئہ لابن

۱۲، ص ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲،

علامہ ابن حجر عسقلانی نے بھی منصور بن المہاجر کو تقریب التہذیب میں مستوراً یعنی مجہول الحال لکھا ہے۔ علامہ محمد ناصر الدین الألبانی البواہر المفضّل ابن الطاہر الحافظ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”پس عامریؒ کا اپنی شرح میں یہ فرمانا کہ یہ حسن ہے فی الواقع غیر حسن ہے۔“^{۱۲۷}

منہ جہ بالاطریق ان راویوں یعنی منصور بن المہاجر البزوری اور البواہر النظر الآبار کے لئے مقاصد الحسنۃ للسخاوی، ص ۱۷۹، اللالی المنثورۃ للزکشی، ص ۱۹۷، ۱۹۳، تہذیب الطیب من النجیث فیما یدور علی السنۃ الناس من الحدیث للحافظ عبدالرحمن بن علی بن محمد بن عمر التیبانی التامی الاذنی، (م ۹۲۲) ص ۵۷، کشف الخفاہر للمجلونی، ج ۱، ص ۴۰۱ اور سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوۃ للألبانی ج ۲، ص ۵۹ وغیرہ کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

تنبیہ:

حضرت انس بن مالکؓ کے اس طریق کے متعلق بعض علماء (مثلاً طیبی، زکشی، سخاوی، مجلونی اور سیوطی وغیرہ) کو یہ وہم ہوا ہے کہ اس کی تخریج اہم مسلم نے بھی کی ہے، لیکن واقعہ یہ ہے کہ اہم مسلم نے اس کی تخریج نہیں فرمائی ہے، جہاں تک مذکورہ بالا علماء کا اس کی تخریج کو اس رحمہ اللہ کی طرف منسوب کرنے کا تعلق ہے، تو وہ ایک بڑی خطا ہے جس کا سبب محض بلا تحقیق دہی کی تقلید کرنا ہے۔ علامہ محمد درویش اسحت بیروتی فرماتے ہیں:

”جس نے اس کی تخریج کو اہم مسلم کی جانب منسوب کیا تو اس نے بھل لیا۔“

شیخ الاسلام علامہ حافظ ابن تیمیہ نے ”احادیث القصاص“ میں اس حدیث کو بلا سند نقل فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

باقی حاشیہ گذشتہ صفحہ سے: مخطوۃ المراتب لموتیرتی، ص ۳۳، بیع دار الکتب العربیہ بیروت ۱۹۸۳، ص ۱۹۸، تقریب التہذیب لابن حجر، ص ۲۷۲، بیع دار العزیز بیروت ۱۹۷۵، ص ۲۳، احادیث الضعیفۃ والموضوۃ للألبانی ج ۲، ص ۵۹، اللالی المنثورۃ للزکشی ص ۱۹۷، مقاصد الحسنۃ لسخاوی، ص ۱۷۹، کشف الخفاہر للمجلونی، ج ۱، ص ۴۰۱، الدر المنثورۃ فی الاحادیث الشہرۃ لیسوطی، ص ۱۷۸، بیع جامعۃ الملک المعظم لربیع، ص ۱۹۸۳، بیع المکتب الاسلامی بیروت ۱۹۸۵۔

میں اس حدیث کو باننا ثابت مرفوعان الفاظ کے ساتھ نہیں جاتا، بلکہ حضرت ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرفوع حدیث اس طرح روایت کی ہے: **أَلُو الدُّرِّ أَوْ سَطَّ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَأَضَعَّ ذَلِكَ أَبَابَ أَوْ أَحْفَظَهُ**ؓ

علامہ مرعی بن یوسف الکرمیؒ نے "الفوائد الموضوعية في الاحاديث الموضوعية" میں اور علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانیؒ نے حفظہ اللہ نے ضعیف الجامع الصغيرؒ اور سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعیۃ میں اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے اسے غیر ثابت اور قطعاً ناقابل اعتماد بلکہ موضوع قرار دیا ہے۔

اس ضمن میں معاویہ بن جاہم السلمی کا ایک مشہور واقعہ ہمیں زیر مطالعہ حدیث **الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ** سے مستغنی کر دیتا ہے۔ کتب احادیث میں یہ واقعہ اس طرح مذکور ہے:

الرُّخَصَةُ فِي التَّخْلُفِ لِمَنْ لَكَ وَالِدَةٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَبْدِ الْحَكِيمِ الْوُثَّاقُ قَالَ سَأَلْنَا حَجَّاجَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَلْحَةَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ صَلْحَةَ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ حَبَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ حَبَاهِمَةَ حَبَّأَ إِلَى الشَّيْبِ

لہ منہ طبعی حدیث ۹۸۱ سند احمد ج ۵، ص ۹۶، ۱۹۸، ج ۶ ص ۴۴۵، طبع المطبعة البیروتیہ بصرہ ۱۳۱۳ھ سنن ابن ماجہ حدیث ۲۰۸۹، ۲۶۶۲، طبع المطبعة المکیہ بصرہ ۱۳۱۳ھ۔ مستدرک للحاکم ج ۳ ص ۱۹۷، ج ۴ ص ۱۵۲، شکل الآثار للطحاوی ج ۲، ص ۱۵۸۔ منہ جمیدی حدیث ۲۹۵۔ جامع الترمذی سنن محمد الاعلیٰ المبارک کوری ج ۳ ص ۱۱۶، طبع دہلی ۱۳۳۳ھ صحیح ابن حبان حدیث ۲۰۲۳، تاریخ لابن عساکر ج ۱ ص ۱۱۵۳، فیض القادی ج ۲ ص ۲۷۱، طبع مصطفیٰ محمد بصرہ ۱۹۳۸ھ الترغیب والترہیب سنن ج ۲ ص ۱۳۷۔ ریاض الصالحین من کلام یتیم المسلمین لابن زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی (م ۶۷۶ھ) ص ۱۹۶، طبع مؤسسة تبیل العرفان، رسالۃ فی بر الوالدین لمام ابن اجزوی حدیث ۲۵، شکوۃ المصاحیح مع تنقیح الروایۃ ج ۱ ص ۳۲۸، وکافی فی الرقاعۃ والسریر النیر وخصائص المستدرک للذہبی وشمس الایمان للبیہقی ولسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للالبانی ج ۲ ص ۷۱۷-۷۱۹ وغیرہ۔ الفوائد الموضوعية لکرمی ص ۹۳، طبع دار العربیۃ بیروت ۲۵، ضعیف الجامع الصغير للالبانی ج ۲ ص ۷۶، طبع المکتب الاسلامی بدشت ۱۹۶۹ء، ۲۹، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعیۃ للالبانی ج ۲ ص ۵۹۔

کیا ماں کے قدموں تلے جنت ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُو
وَقَدْ بَحْتُ اسْتَشِيرُكَ فَقَالَ هَذَا لَكَ مِنْ أُمَّيْ؛ قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَالْزِمُهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلِهَا - ن

”معاویہ بن جاہم السلمی روایت کرتے ہیں کہ جاہم بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں غزوہ میں شرکت کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ کے پاس شہدہ کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا تیری کوئی ماں (زندہ) ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں، تو آپ نے فرمایا: پس اس کا التزام کر، کیونکہ جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔“

اس حدیث کی تخریج امام حاکم نے اپنی مستدرک علی الصحیحین میں، امام نسائی نے اپنی سنن میں، طبرانی نے اپنی معجم میں، امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں، امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں کی ہے۔ خطیب التبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں، علامہ ذہبی نے تخیض المستدرک میں، علامہ منذری نے الترغیب والترہیب میں، علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد و منبع الضوائد میں، علامہ شیبانی نے تیسیر الطیب میں، علامہ سخاوی نے مقاصد الحسنیہ میں، علامہ عجلونی نے کشف الخفا میں اور علامہ محمد ناصر الدین الألبانی حفظہ اللہ نے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ میں اس حدیث کو وارد کیا اور اس کی تصحیح و توقیر کی ہے۔

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:

”طبرانی کے رجال ثقات ہیں۔“

حاکم فرماتے ہیں:

تہ سنن نسائی مع التعلیقات الضعیفۃ ج ۲ ص ۴۷، ۴۸ طبع المکتبۃ السلفیۃ لاہور ۱۳۵۷ھ المستدرک علی الصحیحین لحاکم ج ۲ ص ۱۵۱
طبع حیدرآباد دکن ۱۳۳۳ھ سنن نسائی مع التعلیقات الضعیفۃ ج ۲ ص ۴۷-۴۸ مع المعجم للطبرانی ج ۱ ص ۲۷۵ ۲۷۶ مشکوٰۃ المصابیح
مع تنقیح الردۃ ج ۳ ص ۳۳۰ طبع مجلس العالی السننی لاہور ۱۹۸۲-۸۳ھ الترغیب والترہیب لمندری ج ۳ ص ۲۱۳ مع مجمع الزوائد
بہیثمی ج ۸ ص ۱۳۸ تیسیر الطیب للشیبانی ص ۷۵ مقاصد الحسنیۃ للحماد ص ۱۷۹ کشف الخفا
لعجلونی ج ۱ ص ۴۱ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۲ ص ۵۹

کیا ہاں کے قدموں تلے جنت ہے

”یہ صحیح الاسناد ہے، لیکن شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی ہے۔“
 علامہ ذہبی نے تخیض السنہ کے میں حاکم کی تصحیح سے اتفاق کیا ہے۔ علامہ شیبانی نے بھی اس کی توفیر کی ہے۔ شیخ محمد ناصر الدین الألبانی فرماتے ہیں :
 ”الشارعہ ! اس کی سند حسن ہے۔“

لیکن علامہ محمد درویش السحوت، علامہ اسماعیل مجلونی، علامہ سخاوی اور علامہ شیبانی اللہ حاکم کی تصحیح نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ :
 ”اس حدیث میں اضطراب موجود ہے جس کے باعث اس پر تعقب کیا گیا ہے۔“

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حدیث ”أَلْبَنِي تَحْتِ أَقْدَامِ الْأَنْبِيَاءِ“ ان مشہور الفاظ کے ساتھ اسناد ثابت مرفوعاً مروی نہیں، بلکہ ”موضوع“ ہے۔ اس مفہوم کی جس دوسری حدیث کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا معنی و مطلب مشہور آئمہ اور شارحین حدیث میں سے امام ابن تیمیہ، علامہ زرکشی، ابن حجر عسقلانی، علامہ شیبانی، علامہ سخاوی، علامہ مجلونی اور صاحب التلخیصات السیفیہ علی سنن النسائی، محمد عطار اللہ ضعیف وغیرہم اللہ کے نزدیک یہ ہے :

”اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ ماؤں کی خدمت و تواضع، ان کی امانت و فریاد داری، ان کی رضا کا حصول، ان کی خواہش پر اپنی خواہشات کا ایشار اور ان کی عدم مخالفت (بجز خلاف شرع باتوں کے) یا اس جیسے اور دوسرے کام اولاد کے لئے جنت میں دخول کا سبب ہیں۔“ وَاللَّهُ
 أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

وَإِخْرَجْنَا مِنْهُ الْخَبْرَ الَّذِي فِيهِ رَيْبٌ مِنَ الْعَالَمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُؤْمِنَاتِ

عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

محدث خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔

اہل قلم حضرات، مضامین کاغذ کے ایک طرف تو مشغول رکھیں۔ شکر ہے !

محدث میں مطبوعہ مضامین شائع نہیں ہوتے۔ والسلام

(منتظر)